

”شیعت“

شیعہ عقائد کا غالی فرقوں کے افکار کے ساتھ کس قدر تعلق ہے، اس کے جاننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلے ان عقائد و افکار کو معلوم کریں جنہیں ان غالی فرقوں نے اپنی طرف سے گھڑ کر انہیں رواج بنایا۔۔۔ اور غالی شیعوں کا اطلاق ان تمام فرقوں پر ہوتا ہے جنہوں نے اہل بیت کے حق میں اتنا غلو کیا۔۔۔ کہ انہیں مخلوق کی۔۔۔ حد سے نکال کر ان کے لئے خدائی احکام جاری کر دیئے۔۔۔

(الملل و النحل للشہرستانی: ص ۲۱۵، جلد ۲)

اور حضرت علیؑ کے قول کے مطابق۔۔۔ غلو چار چیزوں سے آتا ہے۔۔۔ رائے میں گہری سوچ۔۔۔ اور ان میں جھگڑا کرنا۔۔۔ کجی۔۔۔ اور تفرقہ بازی۔۔۔

(وسائل الشیعہ الحر العالمی: ص ۲۷۱، جلد ۶)

فرقوں کے نام اور اُن کا مختصراً بیان :

الہبیئہ :

یہ پہلا فرقہ ہے کی جس نے حضرت علیؑ کے بارے میں غلو کا اظہار اور اعلان کیا۔۔۔ اور اسی سے باقی فرقے پھوٹ پھوٹ کر نکلے۔۔۔ ان کا دعویٰ تھا کہ حضرت علیؑ۔۔۔ قتل نہیں ہوئے اور اُن میں خدا کا جز پایا جاتا ہے۔۔۔ نیز یہ لوگ رجعت اور تناسخ جیسے عقائد کے قائل تھے۔

(دیکھو معجم رجال الحدیث الخوئی: ص ۲۰۰، جلد ۱۰)

(اور دیکھو ”الکشی، فرق الشیعہ، المقالات الاشعری القمی، الملل و

النحل للشہرستانی)

الکیمیائیتہ:

اس فرقہ کا عقیدہ تھا کہ دین ایک شخص کی اطاعت کا نام ہے۔۔ نیز لوگ تناسخ ، حلول ، رجعت ، عصمت ، بداء کے قائل تھے۔۔

اور اسی کیمیائیت سے دوسرے فرقے (بیانیہ) (ہاشمیہ) (رواندیہ) اور (حریریہ) پیدا ہوئے۔۔ (الملل و النحل شہرستانی ۶۹/۲۔ معجم رجال الحدیث الخوئی ۱۸/۱۸۔ تاریخ المذائب الفقہیۃ ابو زہرہ ۴۷۔ الصلۃ بین التصوف والتشیع کامل مصطفیٰ الشیبی ۱۲۶)

الخطابیتہ:

یہ وہ فرقہ ہے جنہوں نے پہلے کہا تھا کہ۔۔ ائمہ انبیاء ہیں۔۔ پھر کہا وہ الہ ہیں اور جب انہوں نے امام جعفر صادق اور ان کے باپ دادا کی الوہیت کا اعلان کیا تو اس کے ساتھ۔۔ زنا اور لواطت۔۔ چوری۔۔ شراب نوشی۔۔ جھوٹی گواہی۔۔ اور فرائض کو ترک کرنے کی بھی اجازت دے دی۔۔ اور ابو الخطاب کے قتل کے بعد اس کے اتباع میں پھوٹ پڑ گئی اور ہر ایک دعویٰ کرنے لگا کہ امامت اس کی طرف منتقل ہو گئی۔۔ پھر اس کے مختلف فرقے بن گئے

(۱) معمریہ: جو معمر بن احمد کے قبیعین تھے۔

(۲) بدیعیتہ: جو بدیع کے مرید تھے۔

(۳) صائدیہ: صائد کے ساتھی۔

(۴) بشیریہ: محمد بن بشر کی جماعت۔ امام جعفر صادقؑ نے ان سب سے برأت کا اعلان کیا اور سب پر لعنت بھیجی۔

(دیکھو معجم رجال الحديث الخوئی ۲۵۸/۱۴۔ المقالات الاشعری القمی ۵۶/۵۰)

المنصوریہ:

یہ کہتے تھے کہ آل محمد ﷺ آسمان ہیں اور شیعہ زمین ہیں۔۔ اور مجوسیوں کی طرح انہوں نے ماں اور بیٹی سے نکاح کو حلال قرار دیا۔۔ اور نبوت اور رسالت کا نام امامت رکھ دیا۔۔

(دیکھو: المقالات الاشعری ۴۷۔ فرق الشیعہ نوبختی ۳۸۔ الملل و النحل الشہر ستائی ۱۲۲/۲۔ عیون الاخبار القرشی ۲۸۷/۴۔)

المغیریہ:

یہ فرقہ حضرت علیؑ کو حضرت آدمؑ اور تمام انبیاء کرامؑ سے افضل جانتا تھا اور غیبت اور رجعت کا قائل تھا۔

(دیکھو: معجم رجال الحديث الخوئی ۲۶۰/۱۴۔ الملل و النحل لشہر ستائی ۱۲۰/۲۔)

عیون الاخبار للقرشی ۲۴۷/۴-۲۵۰۔)

العلبائیتہ :

یہ فرقہ حضرت علیؑ کو نبی ﷺ سے افضل جانتا تھا اور آپ ﷺ کی شخصیت کا انکار کرتا تھا۔ انکار کا نظریہ۔۔ یہ تھا کہ نعوذ باللہ آپ ﷺ بندے اور حضرت علیؑ رب ہیں۔۔
(دیکھو : معجم رجال الحديث الخوئی ۳/۴۰۳ - ذیل کتاب شرح المواقف الكرمانی ۴۳)

الہشامیتہ :

ان کے نزدیک انبیاء۔۔ سے معصیت کا صدور ممکن ہے۔۔ جبکہ ائمہ کو معصومین مانتے ہیں۔ حضرت علیؑ کی الوہیت اور ان کے واجب اطاعت ہونے کا دعویٰ کیا۔۔ اور کہا کہ۔۔ اللہ (نعوذ باللہ) جسم ہے اور جب تک کوئی چیز۔۔ وجود میں نہ آجائے اس کا علم اللہ کو نہیں ہوتا۔

(دیکھو : معجم رجال الحديث الخوئی ۲۳۱/۱۹ - الملل و النحل للشمس ستانی ۲/۱۳۵)

الفہرست الطوسی ۲۰۳ - التوحید ابن بابویہ ۱۰۴/۹۷ -)

النعمانیۃ:

نظریہ تناسخ اور رجعت کے قابل تھے۔۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ کسی چیز کے وجود سے پہلے اس کا علم نہیں ہوتا۔

(دیکھو: معجم رجال الحديث الخوئی ۳۶/۱۷ - الفہرست

الطوسی ۲۱۳ -

الملل و النحل لشہرستانی ۱۳۷/۲ - التوحید ابی بابویہ ۱۱۳

(-

الاسحاقیۃ و النصیریۃ:

یہ فرقہ حضرت علیؑ کو الہ مانتا ہے۔۔ اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے بھی پہلے موجود تھے۔ اور رسول ﷺ کی رسالت میں بھی انہیں شریک ٹھراتے ہیں۔۔ ائمہ پر الوہیت کے اطلاق کی کیفیت میں ان کا آپس میں اختلاف ہے۔۔ تناسخ کے قابل تھے۔۔ محرم عورتوں سے نکاح کو مباح سمجھتے تھے۔۔ یہاں تک کہ مردوں سے بھی نکاح کو جائز قرار دیتے تھے۔

(دیکھو: معجم رجال الحديث الخوئی ۶۶/۳ - الغیبتہ الطوسی

(۲۴۴

الاسماعیلیہ :

اس فرقہ کا عقیدہ یہ ہے کہ۔۔ شریعت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔۔ ظاہر کو تو عام لوگ جانتے ہیں۔۔ لیکن باطن کو صرف امام جانتا ہے۔۔ اس عقیدہ کی بنیاد پر وہ جس طرح چاہیں قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کی تاویل کر سکتے ہیں۔۔ جس سے ان کے مقاصد پر سے ہوتے ہوں۔

(دیکھو : النخ)

الرامزیہ و المسلمیہ :

انہوں نے محرمات کو مباح اور ترک فرائض کو جائز قرار دیا۔

(دیکھو : مروج الذهب ۲۹۳/۳ - المقالات الاشعری القمی)

(۶۴)

الغلاة من الواقفہ :

یہ امام ابو الحسن کی ربوبیت۔۔ اور حج زکوٰۃ وغیرہ فرائض کے ترک کے قائل تھے۔۔ محارم کے نکاح ، زنا ، اور غیر فطری جیسے گندے افعال کو مباح سمجھتے تھے۔

(دیکھو : معجم رجال الحديث الخوئی ۱۴۲/۱۵)

المُفَوِّضَةُ :

یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے۔۔ حضرت علیؑ اور ان کی اولادؑ کی ارواح پیدا کر کے کائنات کو ان کے سپرد کر دیا تھا۔۔ پھر انہوں نے زمین اور آسمان پیدا کئے۔

(دیکھو : الصلۃ بین التصوف و التشیع ، ڈاکٹر کامل مصطفیٰ الشیبی ۱۵۶)

الْغُرَابِيَّة :

یہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ نے نعوذ باللہ وحی لانے میں غلطی کی۔۔ اور حضرت علیؑ کے بجائے محمد ﷺ کو دیدی۔۔ اور وجہ اس کی یہ بتاتے ہیں کہ حضرت علیؑ آپ ﷺ سے بہت مشابہ تھے۔۔ اس لئے حضرت جبرائیلؑ کو پہچاننے میں غلطی ہوئی۔۔

(دیکھو : تاریخ المذائب الاسلامیۃ ابو زہرہ ۴۶ - الاباضیۃ صالح باجیہ ۷۳)

الکاملیۃ :

انہوں نے سب صحابہؓ کو تکفیر کی۔۔ اور پھر حضرت علیؑ پر بھی طعن کیا کہ انہوں نے اپنا حق خلافت۔۔ کیوں چھوڑا۔۔

(دیکھو : تاریخ المذائب الاسلامیۃ ابو زہرہ ۶۰)

وسلام

خادم اہل سنت والجماعت

علی معاویہ